موسیقی اور سماع: قرآنی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Mosiqui and Sima in the Light of Quranic Verses

Ghulam Murtaza
PhD Scholar, Islamic Studies Department, Lahore Garrison University, Lahore:gmurtaza@gmail.com
Dr Muhammad Waris Ali
Assistant Professor, Islamic Studies Department, Lahore Garrison University, Lahore:mwarisali@lgu.edu.pk
Dr Muhammad Sarfraz Khalid
Associate Professor, Islamic Studies Department, Lahore Garrison University, Lahore:drsarfrazkhalid@lgu.edu.pk

Abstract

One of the most controversial issues that had been prevailing since the advent of Islam in the Sub-continent,even now is as debatable as it was,is the question of Simā (Ṣufi Song) and Moseeqī (Music).The views about Simā and Moseeqī had been originated though not directly from the text (Qurān and Ḥadīth),and inferred to Ḥalāl and Ḥarām and this inference is a matter of seriousness.No doubt in it as our history tells us that great saints like Alī Hajverī and Moeen ad-Din Chishtī and his disciples used Simā as tool to preach Islām.Now the question arises whether it is allowed by the Qurānic injunctions or not.If Simā is permissible,the what are the limitations as it is noted that a lot of music instruments are being used in it and the foremost functionality of the musical instruments is to rouse sensuality,and instigation of sensuality is in no way to Islām.This paper presents in the light of the text (Qurān and Ḥadīth),an analytical study about the status of Simā and Moseeqī.

Keywords: Simā and Moseeqī, Controversial Issues, Qurānic Injunctions, Instigation of Sensuality, Musical Instruments

موسیقی اور سماع بظاہر ہم معنی ہیں تاہم موسیقی اور سماع میں بڑا لطیف سا فرق ہے۔ موسیقی جو ایسے آلاتِ موسیقی کے ساتھ ہو جو شہوت پرستی کی طرف راغب کرتی ہو تو ناجائز ہے اور اگر ایسے آلات نہ ہوں تو جائز متصور ہو گی۔ اسی طرح سماع اگر حدود قیود کے ساتھ ہو تو جائز ہو گا اور اگر حدود و قیود کے بغیر ہو اور ایسے آلات کے ساتھ ہو جن سے بے راہ روی کی طرف رغبت ہوتی ہے تو ایسا سماع جائز نہ ہو گا۔

غنا کا لغوی معنیٰ ہے "كُلُّ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ وَ وَالَاهُ فَصَوْتَهُ عِنْدَ الْعَرَبِ غِنَاءٌ."[1]

---

[1] ابن منظور، لسان العرب، (بیروت، داراحیاءالتراث العربي، ۱۹۸۸ء)، ج:۱۹، م ص:۳۷۳

Ibn e Manzor, Lisān ul Aʿrab, (Beirūt,Dār Aḥyā ul Turath al Aʿrbi,1988),V: 19,P:373

''ہر جو آواز بلند کرے اور اسے خوبصورت و مشتاق بنائے اہل عرب کے ہاں وہ غناء ہے۔''

''قَالَ ابن مسعود: اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النَّفَاقَ فِيْ الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ''[2]

''حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں: غنا دل میں نفاق کو اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔''

الاغنیۃ: جو مصرعے یا کلام راگ اور سر کے ساتھ گائے جائیں اس کو الاغنیۃ کہا جاتا ہے اور اس کی جمع اغنی آتی ہے۔[3]

المعازف کھیل تماشہ (لہو ولعب) کے آلات اس کی واحد خلاف قیاس ''رزف'' آتی ہے۔ ''العزف'' کا معنی آلاتِ موسیقی مثلاً دف، باجا، سارنگی وغیرہ بھی ہے۔ ''المعازف'' باجا بجانے والا، گویا، موسیقار، گانے بجانے کا ماہر، دھن اور ساز، ڈھول کی آواز کے ساتھ اشعار پڑھنے والا یا گانے والا۔ الغناء سے مراد گیت اور سُر ہے۔ اہل عرب خوبصورت اور بلند آواز سے اشعار پڑھنے کو غنا کہتے ہیں۔

''وكلُّ مَنْ رَفَع صوتَه ووَالاهُ فصَوْتُه عِنْدَ الْعَرَبِ غِناءٌ.''[4]

''جو آواز بلند کرے اور اس کو خوبصورت اور مشتاق بنائے اہل عرب کے نزدیک یہ غناء ہے۔''

اشعار یا اس قسم کے کلام کو خوبصورت لب و لہجہ کے ساتھ بار بار دُہرانا ''الغناء'' کہلاتا ہے۔[5]

سماع کا لغوی معنیٰ:

"اَلْغِنَآءُ بِكَسْرِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَ بِالْمَدِّ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ: اَلْغِنَاءُ بِالْكَسْرِ مِنَ السَّمَاعِ."[6]

''غناء غین کے زیر اور مد کے ساتھ، علامہ جوہری کہتے ہیں: غنا کسرہ کے ساتھ سماع سے ہے۔''

قرآن کریم میں زمین سے آسمان، مجردات سے محسوسات، جوہر سے حیوانات یہاں تک کہ انسان تک اور پھر دُنیا سے آخرت تک بے شمار جمالیات کا ذکر موجود ہے لیکن سماعی جمالیات (نغمہ و غنا اور سماع) کے جواز و عدم جواز کا بظاہر ذکر موجود نہیں ہے۔ جب کہ امر واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں متعدد جگہ پر نغمانی نعمتوں کا ذکر، جنت کے انعامات کے ذکر کے ساتھ انسان کے مسرور و خوش ہونے کی کیفیات کا ذکر موجود ہے۔

---

[2] ابو محمد الحسين بن مسعود البغوي، معالم التنزيل في تفسير القرآن، تفسير البغوي، (دار طيبة للنشر والتوزيع، الطبعة الرابعة ١٤١٧ھ)، ج: ٦، ص: ٩٨

Abū Muḥammad al Ḥussain bin Masood al Baghvī,Mual ul Tanzeel fi Tafseer ul Qurān,Tafseer al Baghvī, (Dār Ṭabat lilnashar wa al tauzeeh, Al Ṭabat ul Rābiat,1417), V:6 ,P:98

[3] ابراہیم انیس، المعجم الوسیط، مادہ (غني)، (مکتبۃ الشروق الدولیۃ، ٢٠٠٤)، ص: ٢٢٤

Ibrahim anees, Al-Muajam-al-Waseeṭ, Māda(Ghānī),(maktaba al-Shorooq al doulia, 2004), P. 224

[4] ابن منظور افریقی، لسان العرب، ج: ١٥، ص: ١٣٦

Ibn e Manzoor Afriqui, Lisān ul Aʿrab, V:15, P:136

[5] محمد رداس، معجم لغۃ الفقہاء، ص: ٣٠٣؛ ابو حبیب، القاموس الفقہی لسعدی، ص: ٣٧٨

Muḥammad Ridās,Muʿajam Lughat ul Fuqhā, P:303; Abu Ḥabeeb,Al Qāmoos ul Fiqhī Li saʿdī,P:378

[6] عینی، عمدۃ القاری، ج: ٦، ص: ٢٦٩

Aʿinī, umdat al Qari, V:6,P:269

اگرچہ قرآن کریم میں صاف الفاظ کے ساتھ غنا(موسیقی)اور سماع کاذکر موجود نہیں ہے تاہم اس سے غنااور سماع کے نعمت اور سرور ہونے کی قرآن کریم نفی بھی نہیں کرتا، لہٰذا اسی تناظر میں ہم غناءاور سماع کے جواز اور عدم جواز پر قرآن کریم کے منشاء کو قرآن کریم کی آیاتِ بینات اور پھر اس کے ذیل میں تفاسیر کے مطالعہ کا جائزہ پیش کریں گے۔

واضح رہے کہ قرآن کریم کے مطالب و مفاہیم، قرآن کریم کے احکامات کی حکمتوں اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کو معلوم کرنے کا اور ان تک پہنچنے کا نام تفسیر ہے۔ قرآن کریم کے معانی و مفاہیم اور منشاءِ ایزدی تک پہنچنے کے لیے علماء تفسیر نے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان تمام تفاسیر کا احاطہ تو خارج از امکان نہیں تو مشکل تر ضرورت ہے اس مقالہ میں چند مشہور تفاسیر سے استفادہ کرتے ہوئے ان کا تجزیاتی مطالعہ پیش کریں گے۔

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَۙ٥٩ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَۙ ٦٠ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ٦١﴾[7]

(پس کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور تم ہنستے ہو اور روتے نیں ہو۔ اور تم (غفلت کے) کھیل میں پڑے ہو۔)

ابن قتیبہ "غرائب القرآن" میں آیت نمبر ٦١ کے تحت رقمطراز ہیں:

" وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ یعنی لَاهُوْنَ اور بعض لغات میں ہے: لونڈی کو کہا جاتا تھا کہ ہمارے لیے گاؤ۔"[8]

"تفسیر ماتریدی" میں ہے:

"وعن عكرمة، عن ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ في قوله تعالى (وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ) وقال: هو الغناء بلغة اليمن؛ يقول اليماني: اسمد لنا: أي: غن لنا؛ قال: كانوا إذا سمعوا القرآن تغنوا ولعبوا."[9]

"حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ یمن کی لغت میں غناء(موسیقی) ہے یمانی کہا کرتے تھے: "اسمد لنا" یعنی ہمارے لیے گاؤ۔ کہتے ہیں: جب وہ قرآن کریم سنتے تھے تو وہ گاتے اور لہو و لعب کرتے تھے۔"

تفسیر "احکام القرآن" میں ہے:

"أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَنْتُمْ سامِدُونَ: 53-61) قَالَ: يُقَالُ: هُوَ: الْغِنَاءُ بِالْحِمْيَرِيَّةِ."[10]

---

[7] القرآن، سورۃ النجم، ۵۳: ۵۹تا۶۱

Al Qurān, Surat al Najm, 53/59 To 61

[8] ابن قتیبہ، ابو محمد بن عبداللہ بن مسلم الدینوری، غریب القرآن، ص ۲۳۴

Abu Muḥammad bin Abdullah bin Muslim Ibn e Qutaiba al Denorī, Ghareeb ul Qurān, P. 234

[9] محمد بن محمد بن محمود، ابو منصور الماتریدی، تفسیر الماتریدی ,تأویلات أھل السنۃ، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ،۱۴۲۶ھ)، ج:۹، ص:۴۳۹

Muḥammad bin Muḥammad bin Meḥmood, Abu Manṣoor al Mātureedī,Tāveelāt Ahle Sunnah, (Beirūt,Dār ul Kutab al ilmia,1426),V:9,P:439

’’ہمیں محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے خبر دی ہے، فرماتے ہیں: میں نے امام شافعیؒ کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَ اَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا، فرماتے ہیں: اس کو حمویہ کے ساتھ غناء کہا جاتا ہے۔‘‘

’’تفسیر سمعانی‘‘ میں ہے:

’’قَالَ مُجَاهِد: السمود هُوَ الْغناء بلغَة حمير. يَقُولُونَ: يَا جَارِيَة سمدى لنا: أَي: غنى.‘‘[11]

’’مجاہد کہتے ہیں: سمود یہ حمیر کی لغت میں غناء (موسیقی) ہے وہ کہا کرتے: اے کنیز ہمارے لیے گاؤ۔ یعنی گانا گاؤ۔‘‘

’’تفسیر کشاف‘‘ میں ہے:

’’وقيل: لاهون لاعبون. وقال بعضهم لجاريته: اسمدى لنا، أى غنى لنا.‘‘[12]

’’اور کہا گیا ہے کہ ’’لاھون‘‘ یہ لاعبون ہے۔ اور بعض اپنے کنیز سے کہتے: اسمدی لنا یعنی ہمارے لیے گاؤ۔‘‘

تفسیر ’’زاد المسیر‘‘ میں ہے کہ ’’لاھون‘‘ میں پانچ قول ہیں ان میں سے تیسرا قول یہ ہے:

’’والثالث: أنه الغِناء، وهي لغة يمانية، يقولون: اسْمُد لنا، أي: تَغَنَّ لنا، رواه عكرمة عن ابن عباس. وقال عكرمة: هو الغِناء بالحِمْيَرِيَّة.‘‘[13]

’’اور تیسرا قول: یہ غناء ہے اور یہ یمانی لغت ہے وہ کہتے: اسمد لنا یعنی ہمارے لیے گاؤ اس کو حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے اور عکرمہ کہتے ہیں یہ حمویہ میں غناء ہے۔‘‘

’’تفسیر ابو سعود‘‘ میں ہے:

’’أو مغنونَ لتشغَلوا النَّاسَ عن استماعِه من السمودِ بمَعْنى الغناءِ على لغةِ حِميرَ.‘‘[14]

---

[10] احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، ابو بکر البیھقی، احکام القرآن للشافعی، جمع البیھقی، (القاھرۃ: مکتبۃ الخانجی، ۱۴۱۴ھ)، ج: ۲، ص: ۱۷۸

Aḥmad bin al Ḥussain bin Ali bin Musa al naḥsruajirdī al kharāsānī, Abū Bakar al Baihqī, Aḥkām ul Qurān lil Shāfī, Jam ul Baihqī, (Al Qāhira, Maktba al Khānjī, 1414), V:2, P:178

[11] منصور بن محمد بن عبدالجبار ابن احمد المروزی السمعانی التمیمی، تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر السمعانی، (الریاض، دار وطن، ۱۴۱۸ھ)، ج: ۵، ص: ۳۰۵

Manṣoor bin Muḥammad bin Abdul Jabar ibn e Ahmad al Marvzī al Samānī al al Tameemī, Tafseer ul Qurān al maroof Tafseer al Samānī, (Al Riaz, Dār watan, 1418), V:5, P:305

[12] ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد، الزمخشری جار اللہ، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، (بیروت، دار الکتاب العربي، ۱۴۰۷ھ)، ج: ۴، ص: ۴۳۰

Abū al Qāsim Meḥmood bin Amar bin Aḥmad, al Zimakhsharī Jār ullah, Al Kishaf an ḥaqāiq ghavāmid al tanzeel, (Beirūt, Dār ul Kutab al Arabī, 1407), V:4, P:430

[13] جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، (بیروت، دار الکتاب العربي، ۱۴۲۲ھ)، ج: ۴، ص: ۱۹۵

Jamāl ul deen Abū al farj Abdulreḥman bin Alī bin Muḥammad al Jozī, Zād ul Maser fī ilm al tafseer, (Beirūt, Dār ul Kitāb al Arabī, 1422), V:4, P:195

[14] ابوالسعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفی، تفسیر ابی السعود، ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم، (بیروت، دار احیاء التراث العربي، س ن)، ج: ۸، ص: ۱۶۶

"یا گانے والے تاکہ لوگ غناء(موسیقی) سننے کی وجہ سے مشغول رہیں۔ سمود یہ حمیر کی لغت میں غناء(موسیقی) کا معنی ہے۔"

تفسیر"روح البیان" میں ہے:

"او مغنون لتشغلوا الناس عن استماعه من السمود بمعنى الغناء على لغة حمير وكانوا إذا سمعوا القرآن عارضوه بالغناء واللهو ليشغلوهم عن الاستماع."[15]

"یا وہ غناء کرتے تاکہ لوگ سمود جو حمیر کی لغت میں غناء ہے، کے سننے میں مشغول ہو جائیں۔ اور وہ جب قرآن سنتے تھے اسے غناء اور لہو کے ساتھ پیش کرتے تاکہ وہ اس کے سننے کی طرف مشغول ہو جائیں۔"

"التحریر و التنویر" میں ہے:

"وَقِيلَ السُّمُودُ: الْغِنَاءُ بِلُغَةِ حِمْيَرَ. وَالْمَعْنَى: فَرِحُونَ بِأَنْفُسِكُمْ تَتَغَنَّوْنَ بِالْأَغَانِي."[16]

"اور کہا گیا کہ سمود یہ حمیر کی لغت میں غناء ہے اور معنی وہ اپنے آپ خوش ہوتے ہیں اور غناء سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔"

تفسیر"بیان المعانی" میں ہے:

"والسمود بلغة اليمن الغناء."[17]

"اور سمود یمن کی لغت میں غناء ہے۔"

"مصباح اللغات" میں ہے:

"سامدون، سمد سے مشتق ہے اور اس کے لغوی معنی گانا، تکبر سے سر اُٹھانا اور حیران ہونے کے ہیں۔"[18]

اس آیت کے تحت"ضیاء القرآن" میں ہے:

Abū al Saūd al Amādī Muḥammad bin Muḥammad Muṣtfa,Tasfeer Abī al Saud,Irshād ul Aqal al Saleem ila Mazāyā al Kitab ul Kareem, (Beirūt,Dār Aḥyā ul Turath al Arabī, N Y), V:8,P:166

[15] اسماعیل حقی بن مصطفی الاستانبولی الحنفی الخلوتی، روح البیان، (بیروت، دار الفکر، س ن)، ج:۹، ص:۲۶۰

Ismāeel Ḥaqī bin Mustfa al Ustānbolī al Ḥanfi al Khalotī, Rooḥ ul Bayan,(Beirūt, Dār ul Fikr, N Y),V:9,P:260

[16] محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسی، التحریر والتنویر، (تونس، الدار التونسیة للنشر، ۱۹۸۴م)، ج:۲۷، ص:۱۶۰

Muḥammad al Ṭahir bin Muḥammad bin al Ṭahir bin Aāshor al Tonsī,Al Teḥreer wal Tanveer,(Tonas,Al Dār ul Tonsa lilnashar,1984),V:7,P:160

[17] عبد القادر بن ملّا حویش السید محمود آل غازی العانی، بیان المعانی، (دمشق، مطبعة الترقی، ۱۳۸۲ھ)، ج: ۱، ص:۲۰۹

Abdul Qādir bin Mullā Ḥūvaish al Sayed Meḥmood Al Ghāzī al Aānī,Bayān ul Maānī,(Dimashaq,Maṭbah al Turqī,1382),V:1,P:209

[18] مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات، ص:۳۹۴

Muavlānā Abdul Ḥafeez Balyāvī, Miṣbah ul Lughāt,P:394

''نبی ﷺ جب (کفار و منافقین) کو قرآن کریم پڑھ کر سناتے تو وہ گانے بجانے میں مشغول ہو جاتے تاکہ یہ کلام انھیں سنائی نہ دے مبادا اس کی تاثیر سے اپنے باطل عقائد کو چھوڑ دیں۔''[19]

تفسیر ''معارف القرآن'' میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے:

''سامدون: بمعنی غافلون ہے اور ایک معنی سمود کے گانے بجانے کے بھی آتے ہیں اور وہ بھی اس جگہ مراد ہو سکتے ہیں۔''[20]

تفسیر ''در منثور'' میں ہے:

''حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں: سامدون سے مراد قبیلہ حمیر کے گانا گانے والے لوگ ہیں۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اس سے مراد یمن کے گویے ہیں۔ جب وہ قرآن سنتے تو گانا بجانا شروع کر دیتے اور کھیلتے کودتے۔''[21]

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اپنی تفسیر ''تفسیر حسنات'' میں لکھتے ہیں:

''امام راغب کہتے ہیں: السَّامِدُ اِلاَّ هِيَ الرَّافِعُ رَاْسَهُ.

سامد سے مراد کھیل میں پڑے والا اپنے سر کو اُٹھانے والا ہے۔

ہزیلہ بنت بکر کا شعر ہے جو اس نے قومِ عاد کے مرثیہ میں کہا: جسے ابن عباس نے نافع بن ارزق کے جواب میں روایت کیا ہے:

لیت (عادا) قبلوا الحق ولم یبدا جحودا

قیل: قم فانظر الیهم ثم دع عنك (السمودا)

ترجمہ: کاش عاد حق کو قبول کر لیتے اور وہ ہر گز روگردانی نہ کرتے۔ کہا گیا، ٹھہر و ذرا ان کو دیکھو پھر ان کو چھوڑ، سر اُٹھا کر چلنے والے۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ اے گروہ کفار! تم غفلت میں پڑے ہو اور مواعید قرآن کے سلسلہ میں تمھارا طرزِ عمل کھلنڈروں جیسا ہے یا تم متکبر بنے ہوئے ہو، تم حقیقتِ حال سے بے خبر ہو، یا تم اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہو اور تمھیں خبر نہیں تم سے کیا پیش آنے والا ہے۔''[22]

---

[19] پیر کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء)، ج:۵، ص:۶

Peer Karam Shāh,Al Azhrī, Ziā ul Qurān,(Lahore,Ziā ul Qurān Publicaishans,1995),V:5,P:6

[20] مولانا مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، (کراچی، ادارۃ المعارف، س،ن)، ج:۸، ص:۲۲۲

Muavlānā Muftī Muḥammad Shafī,Muārif ul Qurān,(Karachī, Idār tu Muārif, N Y),V:8,P:222

[21] جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، تفسیر در منثور، (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، س،ن)، ج:۶، ص:۲۹۸

Sayaūṭī, Jalāl ul deen Abdulreḥman bin abī Bakar,Tafseer Dur e Manthor,(Lahore,Ziā ul Qurān Publicaishans, N Y),V:6,P:298

سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی تفسیر ''تفہیم القرآن''میں لکھتے ہیں:

سٰمِدُوْنَ کے دو معانی اہلِ لغت نے بیان کیے ہیں۔

ابن عباس، عکرمہ اور ابو عبیدہ نحوی کا قول ہے کہ:

یمنی زبان میں ''سمود'' کے معنی گانا بجانے کے ہیں اور آیت کا اشارہ اس طرف ہے کہ کفارِ مکہ آواز کو دبانے کے لیے اور لوگوں کی توجہ دوسری طرف ہٹانے کے لیے زور زور سے گانا شروع کر دیتے تھے۔

دوسرے معانی ابن عباس اور مجاہد نے یہ بیان کیے ہیں:

السَّمُوْدُ البر طَمَا وِهِيَ رَفْعَ الرَّاس تکبرا کانوا یمرون علی النبي ﷺ غضابامبر طمین.''[23]

یعنی سمود تکبر کے طور پر سر اٹھانے کو کہتے ہیں۔

محمد بن جریر بن یزید طبری اپنی ''تفسیر الطبری'' میں لکھتے ہیں:

وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ

امام فریابی، ابو یعلیٰ، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباس □ سے ''سٰمِدُوْنَ'' کی تفسیر میں یہ قول بیان کیا ہے:

رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو وہ آپ ﷺ کے پاس سے انتہائی متکبرانہ انداز میں گزرتے تھے۔ کیا تو نے اونٹ کی طرف نہیں دیکھا وہ کس طرح تکبر کرتے ہوئے چلتا ہے۔ امام عبد بن حمید، ابن جریرؒ نے حضرت سعید بن ابی عروبہؒ کی سند سے حضرت ابو معشر سے انھوں نے امام نخعی سے بیان کیا کہ وہ اس وقت کھڑا ہونا ناپسند کرتے تھے جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے یہاں تک کہ امام آجائے اور وہ یہ آیت پڑھتے تھے:

''وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ''[24]

علامہ راغب ''سمد'' کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''غفلت سے سر اُٹھا کر چلنے والے کو سامد کہتے ہیں۔''

---

[22] ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، تفسیر حسنات، (لاہور، مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، س،ن)، ج:۲، ص:۲۶۸

Abū ul Ḥasanāt Sayed Muḥammad Aḥmad Qadri, Tafseer Ḥasanāt,(Lahore, Maktba,Ziā ul Qurān Publicaishans, N Y),V:2,P:268

[23] ابوالاعلیٰ سید مودودی، تفہیم القرآن، (لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، ۱۹۸۳ء)، ۳/ ۷۰

Abū ul Ala Sayed Maudodi,Tafheem ul Qurān,(Lahore, Idārah Tarjamān ul Qurān,1983)

[24] طبری، امام ابو جعفر محمد بن جریر، جامع البیان، (بیروت، داراحیاء التراث عربی، س،ن)، ج:۲۷، ص:۹۶

Ṭabrī, īmām Abū Jafar Muḥammad bin Jarir, Jāme al Bayān,(Beirūt,Dār Aḥyā ul Turāth Arabī, N Y),V:27,P:96

علامہ قرطبیؒ نے اس کے کئی اور معانی بھی درج کیے ہیں۔

حضرت ابن عباس اس کا معنی ''لَاهُوْنَ مُعْرِضُوْنَ'' بیان کرتے ہیں یعنی غفلت سے منہ موڑنے والے۔

حضرت عکرمہ نے آپ سے یہی معنی نقل کیا ہے: ''گانے بجانے کو سمود کہتے ہیں۔''

حضور ﷺ جب انھیں قرآن کریم پڑھ کر سناتے وہ گانے بجانے میں مشغول ہو جاتے تاکہ یہ پاک کلام انھیں سنائی نہ دے۔ مبادا اس کی تاثیر سے وہ اپنے باطل عقائد کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں۔

اسی ضمن میں علامہ غلام رسول سعیدی اپنی تفسیر ''تبیان القرآن'' میں فرماتے ہیں:

''یعنی تم کھیل کود میں مشغول ہو اور قرآن مجید اور نبی اکرم ﷺ کی تبلیغ سے اعراض کر رہے ہو۔

حضرت عکرمہ نے بیان فرمایا:

سمد سے مراد غناء ہے۔ مشرکین جب قرآن کریم سنتے تو زور زور سے گاتے، بجاتے تاکہ قرآن کریم کی تلاوت سنائی نہ دے۔''[25]

خلاصۂ بحث:

سورۃ النجم کی آیت ۶۱ کی تفسیر میں مختلف تفاسیر کو بیان کیا گیا ہے۔ مذکورہ تفاسیر میں مفسرین کرام جن میں سے متقدمین اور متاخرین شامل ہیں۔ تمام نے ''وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ'' میں سمد، سامد اور مسود کی تشریح غفلت، منہ موڑنے والے، تکبر سے سر اُٹھانے والے، کھیل کود میں پڑنے والے اور گانا بجانا مراد لیے ہیں۔ تفسیر ماثورہ جس کو قرآن کریم کے بعد بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے جیسے ''تفسیر طبری''، ''در منثور'' وغیرہ میں اس آیت کی تفسیر گانے بجانے، آلاتِ موسیقی اور لہو ولعب سے کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت جس میں ابن عباس جیسے رئیس المفسرین بھی شامل ہیں انھوں نے سمد، سامد، سمود سے مراد گانے بجانے والے گویے لیے ہیں۔ جو قرآن سنتے وقت اونچی آواز میں گانا شروع کر دیتے اور کھیل کود میں مشغول ہو جاتے تھے۔ نیز ان تفاسیر سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ کفار و مشرکین قرآن کریم کے مقابلے میں گانا بجاتے تھے تاکہ قرآن کریم کی آواز سنائی نہ دے، پس ایسا غناء جو قرآن کریم کے مقابلے ہو اور لہو ولعب پر مشتمل ہو اس کے ناجائز ہونے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جب کہ ایسا غناء جس میں جنگوں کے حالات، میدانِ جنگ میں مبارزت کے مواقع پر اور حدی کے طور پر نیز اسلامی تعلیمات پر مشتمل منظوم کلام کو گنگنانا ہر گز ناجائز متصور نہ ہوگا۔ ناجائز غناء وہ ہے جو لہو ولعب پر مشتمل ہو اور اسلامی احکامات سے یکسر متصادم ہو۔

اب ایک اور آیۂ مبارکہ کو تفاسیر کی روشنی میں ملاحظہ کرتے ہیں جس کو مفسرین نے اپنی معرکۃ الآراء تفاسیر میں موسیقی کے عدمِ جواز کی دلیل بنایا ہے تاکہ قرآنِ کریم کے حکم کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ﴾[26]

[25] علامہ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، (لاہور، فرید بک سٹال، س، ن)، ج: ۱۱، ص: ۵۷۳

Allāma Ghulām Rasool Saeedī,Tibyān ul Qurān,(Lahore,Fareed Book Satāl, N Y),V:11,P:573

(اور جس پر بھی تیرا بس چل سکتا ہے تو اسے اپنی آواز سے ڈگمگا لے۔)

اس آیت کی تفسیر میں متعدد تفاسیر کو بیان کیا گیا ہے۔

"تفسیر طبری" میں ہے:

"اختلف أهل التأويل في الصوت الذي عناه جلّ ثناؤه بقوله (وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ) فقال بعضهم: عنى به: صوت الغناء واللعب."[27]

"اہل تاویل نے اس آواز میں جو اللہ تعالیٰ جل ثناؤہ کے ارشاد سے "وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ" سے مراد ہے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد، غناء اور لعب (کھیل کود) کی آواز ہے۔"

"حدثنا أبو كريب، قال: ثنا ابن إدريس، عن ليث، عن مجاهد، في قوله (وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ) قال: باللهو والغناء."[28]

"حضرت ابو بکر نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابن ادریس نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت لیث، حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ "وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ" کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: یہ لہو اور غناء ہے۔"

"تفسير معانى القرآن" للزاج میں ہے:

"و (بصوتك) تفسيره بدعائك، وقيل (بصوتك) بأصوات الغناء و المزامير."[29]

"اور "بصوتك" اس کی تفسیر تیری دُعا کے ساتھ کی ہے اور ایک قول کے مطابق "بصوتك" کی تفسیر غناء اور مزامیر کی آوازوں کے ساتھ کی گئی ہے۔"

"تفسير ابن ابن حاتم" میں ہے:

"عن ابن عباس رضي الله عنهما في قَوْلِهِ: وَاسْتَفْزِزْ مِنَ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ قَالَ: صوته كُلّ داع دعا إِلَى معصية الله."[30]

---

[26] القرآن، سورۃ بنی اسرائیل ۱۷: ۶۴

Al Qurān,Sorat Banī Israeel,17:46

[27] طبری، جامع البیان فی تاویل القرآن، ج: ۱۷، ص: ۴۹۰

Jāme al Bayān fi Taveel lil Qurān,V:17,P:490

[28] طبری، جامع البیان فی تاویل القرآن، ج: ۱۷، ص: ۴۹۰

Jāme al Bayān fi Taveel lil Qurān,V:17,P:490

[29] الزاج، تفسیر المعانی القرآن، ج: ۳، ص: ۲۵۰

Tafseer ul Maānī al Qurān, Lil Zāj,V:3,P250

''سیدنا ابن عباس سے اللہ تعالی کے اس ارشاد: وَاسْتَفْزِزْ مِنَ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ کی تفسیر میں روایت کی ہے، فرماتے ہیں: اللہ تعالی کی معصیت کی طرف ہر بلانے والے آواز مراد ہے۔''

''تفسیر بحر العلوم'' للسمرقندی میں ہے:''و يقال: بأصوات الغناء و المزامير.''[31]

''تفسير ابن ابی زمنين'' میں ہے:

''قَوْلُهُ: {وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بصوتك} تَفْسِيرُ الْحَسَنِ: هُوَ الدُّفُّ وَالْمِزْمَارُ.''[32]

''اور اللہ تعالی کا ارشاد:''وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بصوتك'' کی حضرت حسن نے تفسیر کی ہے کہ یہ دف اور مزامیر ہے۔''

تفسیر''الهداية إلى بلوغ النهاية'' میں ہے:

''ومعنى "بصوتك": عند مجاهد أنه صوت الغناء واللعب.''[33] ''اور ''بصوتك'' کا معنی، امام مجاہد کے نزدیک یہ ہے کہ یہ غناء اور لعب کی آواز ہے۔''

''الوجیز'' للواحدی میں ہے:

''{بصوتك} وهو الغناء والمزامير.''[34]''اور''بصوتک'' یہ غناء اور مزامیر ہے۔''

---

[30] ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم، (المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، مکتبۃ نزار مصطفی الباز، ۱۴۱۹ھ)، ج: ۷، ص: ۲۳۳۷، رقم الحدیث: ۱۳۳۳۳

Abū Muḥammad Abdulreḥmān bin Muḥammad bin Idrees bin al munzar al Tameemi,Tafseer ul Qurān ul Azeem li ibn e abī Ḥātim,(Al Mamlikat ul Arabia al Saudia,Maktba Nazār Mustfa al Bāz,1419),V:7,P:3237,Raqmul Ḥadīth:13333

[31] ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراهیم السمرقندی، بحر العلوم، ج: ۲، ص: ۳۱۹

Abū al Laith Naṣar bin Muḥammad Aḥmad bin Ibrāhīm Al Samarqandī,Baḥrul uloom,V:2,P:319

[32] ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عیسی بن محمد المری، تفسیر القرآن العزیز، (مصر، القاهرة، الفاروق الحديثة، ۱۴۲۳ھ)، ج: ۳، ص: ۳۰

Abū Abdullah Muḥammad bin Abdullah bin Isā bin Muḥammad al Marī,Tafseer ul Qurān al Azeez,(Misar, Al Qāhirah,Al Fārooq ul Ḥadīth,1423)V:3,P:30

[33] ابو محمد مکی بن ابی طالب حَمّوش القیروانی، الهداية الی بلوغ النهاية فی علم معانی القرآن وتفسيره، وأحكامه، وجمل من فنون علومه، (جامعة الشارقة، مجموعة بحوث الكتاب والسنة، كلية الشريعة والدراسات الإسلامية، ۱۴۲۹ھ)، ج: ۶، ص: ۴۲۴۱

Abū Muḥammad Makī bin abī Ṭālib Ḥamosh al Qairvānī, Al Hidāyat ila Balogh al Nihāyat fi ilm Maānī al Qurān wa Tafseer hu,wa Aḥkām hu,wa Jumal min Fanoon Uloom hu(Jāmia al Shāriqa,Majmuah baḥuth al Kitāb wal Sunnah,Kalima tul shariyat wal darāsāt al Islāmia,1429)V:6, P:4241

[34] ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن علی الواحدی، الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، (دمشق، بیروت، دار القلم، الدار الشامية، ۱۴۱۵ھ)، ج: ۱، ص: ۶۴۰

تفسیر "البغوي احياء التراث" میں ہے: "و قال مجاهد: بالغناء والمزامير."[35] "اور مجاہد نے کہا: غناء اور مزامیر کے ساتھ۔"

تفسیر "العز بن عبدالسلام" میں ہے:

"{بِصَوْتِكَ} الغناء واللهو، أو بدعائك إلى المعصية."[36]

" "بِصَوْتِكَ" غناء اور لہو ہے یا تیرا معصیت کی طرف بلانا ہے۔"

"تفسیر النسفی" میں ہے:

"{مَنِ استطعت مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ} بالوسوسة أو بالغناء أو بالمزمار."[37]

" مَنِ استطعت مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ یعنی وسوسہ یا غناء یا مزامیر کے ساتھ۔"

"تفسیر ابن کثیر" میں ہے:

"{وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ} قِيلَ: هُوَ الْغِنَاءُ. قَالَ مُجَاهِدٌ: بِاللَّهْوِ وَالْغِنَاءِ، أَيْ: اسْتَخِفَّهُمْ بِذَلِكَ."[38] "اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ" کہا گیا ہے کہ یہ غناء ہے اور مجاہد کہتے ہیں: لہو اور غناء کے ساتھ۔"

"تفسیر ابن عباس" میں ہے:

Abū al Ḥasan Ali bin Aḥmad bin Muḥammad bin Ali al Wāḥdī, Al Wajeez fi Tafseer al Kitāb al Azīz,(Dimashaq, Beirūt,Dār ul Qalam,Al Dār ul Shāmia,1415), V:1,P:640

[35] ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی الشافعی، معالم التنزیل فی تفسیر القرآن، تفسیر البغوی، (بیروت، دار احیاء التراث العربي، ۱۴۲۰ھ)، ج:۳، ص:۱۴۲

Abū Muḥammad Al Ḥussain bin Masood al Baghvī al Shāfī,Muālim al Tanzeel fi Tafseer al Qurān,Tafseer al Baghvī,(Beirūt,Dār Aḥyā ul Turth al Arabī,1420),V:3,P:142

[36] أبو محمد عزالدين عبدالعزيز بن عبدالسلام السلمی الدمشقی، تفسیر القرآن (وهو اختصار لتفسير الماوردي)، (بیروت، دار ابن حزم، ۱۴۱۶ھ)، ج:۲، ص:۲۲۴

Abū Muḥammad Izuldeen Abdulazīz bin Abdulsalām al Salmī al Dimashqī,Tafseer ul Qurān(wahuwa ikhtisār li Tafseer al Māwardī),(Beirūt,Dār ibn e Hazam,1416),V:2,P:224

[37] أبو البركات عبدالله بن أحمد بن محمود حافظ الدين النسفي، تفسير النسفي، مدارك التنزيل وحقائق التأويل، (بیروت، دار الكلم الطيب، ۱۴۱۹ھ)، ج:۲، ص:۲۸۷

Abū al Barkāt Abdullah bin Aḥmad bin Meḥmood ḥāfiz al Deen al Nasafī,Tafseer al Nasafī,Madārik ul Tanzeel wa ḥaqāiq ul Tāveel,(Beirūt, Dār ul Kalama k Tayyab,1419),V:2,P:287

[38] أبو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري، تفسير القرآن العظيم، (دار طيبة للنشر والتوزيع، ۱۴۲۰ھ)، ج:۵، ص:۹۳

Abū al Fidā Ismāeel bin Umar bin Katheer al Qarshī al Baṣrī,Tafseer ul Qurān al Azeem,(Dār Tabat lilnashar wal Tauzeeh,1420),V:5,P:93

"{مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ} بدعوتك وَيُقَال بِصَوْت المزامير والغناء وَسَائِر الْمَنَاكِير"[39] "تیرے بلانے کے ساتھ اور کہا گیا ہے مزامیر اور غناء کی آواز کے ساتھ اور تمام مناکیر کے ساتھ۔"

"تفسیر جلالین" میں ہے:

"{من استطعت منهم بِصَوْتِكَ} بِدُعَائِكَ بِالْغِنَاءِ وَالْمَزَامِير وَكُلّ دَاعٍ إلَى الْمَعْصِيَة."[40]

"تیرے غناء اور مزامیر کے ساتھ بلانے کے ساتھ اور معصیت کی طرف ہر بلانے والے کے ساتھ۔"

"تفسیر نظم الدرر" میں ہے:

"قاله الرماني {من استطعت منهم} وهم الذين سلطناك عليهم {بصوتك} أي دعائك بالغنى والمزامير."[41] "علامہ کرمانی کا کہنا ہے: یعنی غناء اور مزامیر کا ساتھ تیرا بلانا ہے۔"

"تفسیر مظہری" میں ہے:

"وقال مجاهد اى بالغناء والمزامير."[42] "اور مجاہد کہتے ہیں: یعنی غناء اور مزامیر کے ساتھ۔"

تفسیر "فتح البیان" میں ہے:

"وقيل هو الوسوسة والغناء واللهو واللعب والمزامير."[43]

"اور ایک قول کے مطابق یہ وسوسہ، غناء، لہو، لعب اور مزامیر ہے۔"

"مختصر تفسیر ابن کثیر" میں ہے:

---

[39] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما، تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، (لبنان، دار الکتب العلمیۃ، س،ن)، ج:۱، ص:۲۳۹

Abdullah bin Abbās R.H ,Tanveer ul Miqbās min Tafseer ibn e Abbās,(Labnān,Dār ul Kutab al Ilmia, N Y),V:1,P:239

[40] جلال الدين محمد بن أحمد المحلي، جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي، تفسير الجلالين، (القاهرة، دار الحديث، س،ن)، ج:۱، ص:۳۷۳

Jalāl ul deen Muḥammad bin Aḥmad al Maḥallī,Jalāl ul deen Abdulreḥman bin abī Bakar Al Sayauṭī,Tafseer Al Jalālain,(Al Qāhira,Dār ul Ḥadīth, N Y),V:1,P:373

[41] إبراهيم بن عمر بن حسن الرباط بن علي بن أبي بكر البقاعي، نظم الدرر في تناسب الآيات والسور، (القاهرة، دار الكتاب الإسلامي، س،ن)، ج:۱۱، ص:۴۶۹

Ibrāhim bin Umar bin Hasan al Ribāṭ bin Alī bin abī Bakar al Bāqī,Nazam ul Durar fī tanāsab al āyāt wal saūr,(Al Qāhira,Dār ul islāmī, N Y),V:11,P:469

[42] المظهري، محمد ثناء الله، التفسير المظهري، (الباكستان، مكتبة الرشدية، ۱۴۱۲ھ)، ج:۵، ص:۴۵۵

Al Mazhrī,Muḥammad Thana ullah,Al Tafseer ul Mazharī,(Al Bākistān,Maktab al Rasheedia1412),V:5,P:455

[43] أبو الطيب محمد صديق خان القِنَّوجي، فتحُ البيان في مقاصد القرآن، (بَيروت، المكتبة العصريَّة للطبَاعة والنّشْر، صَيدَا، ۱۴۱۲ھ)، ج:۷، ص:۴۱۸

Abū al Tayyab Muḥammad Ṣidīque khānal Qinojī,Fatah ul Bayān fī Maqāṣ al Qurān,(Beirut, Al Maktba al Asria lil ṭabāh wal nashar, Ṣaidā,1412),V:7,P:418

"وقوله تعالى: {وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ} قِيلَ: هُوَ الْغِنَاءُ. قَالَ مُجَاهِدٌ بِاللَّهْوِ وَالْغِنَاءِ."[44]"اور ارشادِ باری تعالیٰ: "وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ" ایک قول کے مطابق یہ غناء ہے اور مجاہد کا کہنا ہے کہ یہ لہو اور غناء کے ساتھ ہے۔"

تفسیر "درِ منثور" میں ہے:"حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے اس آیت سے مراد غناء، مزامیر اور باطل کے ذریعے تو انھیں راہِ راست سے بھٹکانے اور شاہراہِ ہدایت سے اُتارنے کی کوشش کر۔"[45]

"تفسیر نعیمی" میں اس آیت کے تحت درج ہے:"اے ابلیس! گانے باجے، ڈھول و قوالی وطبلے سارنگی کی آواز سے بہلا پھسلا جس کو تو پھسلانے کی طاقت رکھتا ہے۔"[46]

"معارف القرآن" میں ہے:"اس آیت کی تفسیر میں ابن عباس □ کا قول ہے کہ یہ گانے اور مزامیر اور لہو ولعب کی آوازیں ہیں، یہی شیطان کی آواز ہے جس سے وہ لوگوں کو حق سے قطع کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مزامیر، موسیقی اور گانا بجانا حرام ہے۔"[47]

غلام رسول سعیدی تفسیر "تبیان القرآن" میں فرماتے ہیں:"اس آیت میں آواز سے مراد ہر اس شخص کی آواز ہے جو شیطان کی طرف بلائے، موسیقی، فحش گانے، ڈش، ٹی وی، وی سی آر اور ریڈیو کے رنگارنگ پروگرام شامل ہیں۔"[48]

خلاصۂ کلام:

سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۶۴ کی تفسیر کے سلسلے میں درج بالا تفاسیر جن کی عبارات کو درج کیا گیا ہے ان میں متقدمین اور متاخرین مفسرین شامل ہیں۔ان تفاسیر میں مفسرین کرام نے شیطان کی آواز سے مراد گانے بجانے،اور آلاتِ موسیقی مراد لیا ہے اور ہر اس آواز کو شیطان کی آواز میں داخل

---

[44] محمد علي الصابوني، مختصر تفسیر ابن کثیر، (بیروت، لبنان، دار القرآن الکریم، ۱۴۰۲ھ)، ج:۲، ص:۳۸۷

Muḥammad Alī Al Ṣabonī,Mukhtaṣar ibn e Kaseer,(Beirūt, Labnān, Dār ul Qurān al Kareem,1402),V:2,P:387

[45] سیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر، تفسیر در منثور، (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، س،ن)، ج:۴، ص:۵۰۶

Sayaūṭī, Jalāl ul deen Abdulreḥman bin abī Bakar,Tafseer Dur e Manthor,(Lahore,Ziā ul Qurān Publicaishans, N Y),V:4,p:506

[46] اقتدار احمد خان نعیمی، تفسیر نعیمی، (گجرات، نعیمی کتب خانہ، س،ن)، ج:۱۵، ص:۲۸۶

Iqtadār Aḥmad Khān Naeemī, Tafseer Naeemī,(Gujrāt, Naeemī Kutab Khāna, N Y),V:15,P:286

[47] مولانا محمد شفیع، معارف القرآن، ج:۵، ص:۵۰۲

Muavlānā Muftī Muḥammad Shafī,Muārif ul Qurān, V:5,P:502

[48] علامہ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، (لاہور، فرید بک سٹال، س،ن)، ج:۶، ص:۷۵۴

Allāma Ghulam Rasool Saeedī,Tibyān ul Qurān,(Lahore,Fareed Book Satāl, N Y),V:6,P:754

کیا ہے جو حق سے قطع کرنے والی ہو۔ گانے، مزامیر اور لہو ولعب کی سب آوازیں اس میں شامل ہیں۔ نیز موسیقی، فحش گانے، ڈش، ٹی وی، وی سی آر اور ریڈیو، کمپیوٹر کے سب موسیقی کے پروگرام اس میں شامل ہیں، شیطان کی آواز ہر اس داعی کی آواز ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف بلائے۔

نیز وہ سماع جس میں اولیاء اور صوفیاء اللہ تعالیٰ کی یاد میں منعقد کرتے ہیں جس میں کسی قسم کا لہو ولعب اور کھیل کود وغیرہ نہیں ہوتا اور نہ اس میں کوئی فحش گوئی ہوتی ہے ایسا سماع کے متعلق مفسرین کرام نے ہر گز گفتگو نہیں کی، لہٰذا یہ سماع اس کے جواز پر کسی کو کلام نہیں ہے۔ گویا ہر وہ غناء جو سماعتِ قرآن کریم، یادِ الٰہی اور تعلیماتِ دینیہ سے دور کرنے والا اور غفلت کا سبب بنے وہ سب ناجائز ہے۔

الزور بمعنی غنا:

اب ہم اسی مسئلے کو ایک اور زاویے سے دیکھتے ہیں اور قرآن کریم کی ایک اور آیۂ مبارکہ کو زیرِ بحث لاتے ہیں تاکہ حقیقتِ حال تک رسائی ممکن ہو سکے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ١ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا٧٢﴾[49]

(اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو کذب اور باطل کاموں میں (قولاً اور عملاً دونوں صورتوں میں) حاضر نہیں ہوتے اور جب بیہودہ کاموں کے پاس سے گزرتے ہیں تو (دامن بچاتے ہوئے) نہایت وقار اور متانت کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔)

''تفسیر طبری'' میں ہے:

''وقال آخرون: بل عني به الغناء. ذكر من قال ذلك: حدثني علي بن عبد الأعلى المحاربيّ قال: ثنا مُحَمَّد بن مروان، عن ليث، عن مجاهد في قوله: (وَالَّذِينَ لا يَشْهَدُونَ الزُّورَ) قال: لا يسمعون الغناء.''[50] ''اور دوسروں کا کہنا ہے: بلکہ اس سے مراد غناء ہے اور جس نے یہ ذکر کیا ہے کہ مجھے حضرت علی بن عبد الاعلیٰ محاربی نے حدیث بیان کی ہے، فرماتے ہیں: محمد بن مروان نے ہمیں حدیث بیان کی کہ حضرت لیث، حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: بلکہ وہ غناء نہیں سنتے۔''

''تفسیر الماتریدی'' میں ہے:

---

[49] القرآن، سورۃ الفرقان ۲۵: ۷۲

Al Qurān,Sorat al Furqān,25:72

[50] احمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، أبو جعفر الطبري، جامع البيان في تأويل القرآن، (بیروت، مؤسسة الرسالة، ۱۴۲۰ھ)، ج: ۱۹، ص: ۳۱۳

Aḥmad bin Jarīr bin Yazeed bin Katheer bin Ghālib Alāmlī,Abū Jafar al Ṭabrī, Jāme Al Bayān fī Tāveel al Qurān,(Beirūt,Mausa tul Risālah,1420),V:19,P:313

"وقوله: (وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا) قَالَ بَعْضُهُمْ: لا يشهدون مكان الزور، وهو الغِناء، أي: لا يشهدون المكان الذي يتغنى فيه."[51]

"اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا" بعض مفسرین نے کہا: وہ مکان زور حاضر نہیں ہوتے۔ اور یہ غناء کی جگہ ہے یعنی وہ ایسی جگہ پر حاضر نہیں ہوتے جس میں گانا گایا جاتا ہے۔"

"تفسیر الماوردی" میں ہے:

"(الزور) الشرك بالله، أو أعياد أهل الذمة وهو الشعانين، أو الغناء، أو مجالس الخنا، أو لعب كان في الجاهلية."[52]

"(زور) کا معنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا یا اہل ذمہ اور وہ شعانین ہیں، سے دعا کرنا یا غنا یا مجالس خنا یا زمانہ جاہلیت میں لعب (کھیل کود) کے معنی ہے۔"

"اللباب في علوم الكتاب" میں ہے:

"{والذين لاَ يَشْهَدُونَ الزُّورَ} وجهان: أحدهما: أنه مفعول به، أي: لا يحضرون الزُّور، وفسر بالصَّنم واللهو."[53]

"اس کی دو وجہیں ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ یہ مفعول بہ ہے یعنی وہ مقام زور پر حاضر نہیں ہوتے اور اس کی تفسیر پیش کے ساتھ کی گئی ہے اس کا معنی لہو ہے۔"

"فتح البيان في مقاصد القرآن" میں ہے:

"قال مُحَمَّد بن الحنفية: لا يحضرون اللهو و الغناء."

" محمد بن حنفیہؒ کہتے ہیں: وہ مقامِ لہو اور مقامِ غناء میں حاضر نہیں ہوتے۔"[54]

---

[51] محمد بن محمد بن محمود، أبو منصور الماتريدي، تفسير الماتريدي، تأويلات أهل السنة، (بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ۱۴۲۶ھ)، ج:۸، ص:۴۳

Muḥammad bin Muḥammad bin Meḥmood,Abū Manṣoor al Mātureedī,Tāveelāt Ahle Sunnah,(Beirūt,Dār ul Kutab al ilmia,1426),V:8,P:43

[52] أبو محمد عز الدين عبد العزيز بن عبد السلام بن أبي القاسم بن الحسن السلمي الدمشقي، تفسير القرآن (وهو اختصار لتفسير الماوردي)، (بيروت، دار ابن حزم، ۱۴۱۶ھ)، ج: ۲، ص: ۴۳۴

Abū Muḥammad Izuldeen Abdulazīz bin Abdulsalām bin abi al Qāsim bin al ḥasan al Salmī al Dimashqī,Tafseer ul Qurān(wahuwa ikhtiṣār li Tafseer al Māwardī),(Beirūt,Dār ibn e Ḥazam,1416),V:2,P:434

[53] أبو حفص سراج الدين عمر بن علي بن عادل الحنبلي الدمشقي، اللباب في علوم الكتاب، (بيروت، دار الكتب العلمية، ۱۴۱۹ھ)، ج: ۱۴، ص: ۵۷۴

Abū Ḥafaṣ Sirāj ul deen Umar bin Alī bin Aādil al Ḥanblī al Dimashaqī,Al Bāb fi Uloom al Kitāb,(Beirūt,Dār ul Kutab al Ilmia,1419),V:14,P:574

[54] أبو الطيب محمد صديق خان بن حسن بن علي ابن لطف الله الحسيني البخاري القنوجي، فتح البيان في مقاصد القرآن، (بيروت، المكتبة العصرية للطباعة والنشر، ۱۴۱۲ھ)، ج: ۹، ص: ۳۵۳

"محاسن التأويل" میں ہے:

"وقال ابن مسعود: الزور الغناء."[55]

"اور ابن مسعود نے کہا: زور یہ غناء ہے۔"

اس آیتِ مقدسہ میں "الزور" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس کے لغوی معنی جھوٹ اور باطل کے ہیں اس کے متعلق متقدمین مفسرین کرام کی رائے پیش کی گئی۔ اب متاخرین علمائے کرام کی آراء پیش خدمت ہیں۔

مفتی محمد شفیع صاحب "معارف القرآن" لکھتے ہیں:

"حضرت ابن عباس نے فرمایا: اس سے مراد مشرکین کی عیدیں اور میلے ٹھیلے ہیں۔ عمرو بن قیس نے فرمایا: اس سے بے حیائی، ناچ رنگ کی محفل مراد ہیں۔ مذکورہ تمام مجلسیں، مجلس زور کی مصداق ہیں۔"[56]

علامہ غلام رسول سعیدی تفسیر "تبیان القرآن" میں فرماتے ہیں:

"علی بن ابی طلحہ نے کہا: اس سے مراد جھوٹی گواہی ہے۔ ابن جریج نے کہا: اس سے مراد جھوٹ ہے، مجاہد نے کہا: اس سے مراد مشرکین کی عیدیں ہیں۔ ایک قول ہے کہ اس سے مراد ماتم کی مجلسیں ہیں۔ محمد بن حنفیہ نے کہا: اس سے مراد لہو اور غناء کی مجلسیں ہیں۔"[57]

امام سیوطیؒ نے سورۂ الفرقان آیت ۷۲ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

"امام عبد بن حمید نے حضرت ابو جحاف سے روایت نقل کی کہ "الزور" سے مراد گانے کی مجلسیں ہیں۔"[58]

اسی آیت کے ضمن میں صاحبِ تفسیر "ضیاء القرآن" پیر محمد کرم شاہ الازہری نے فرمایا:

Abu al Ṭayyab Muḥammad Ṣidīque khān bin Ḥasan bin Alī ibn e Luṭaf ullah al Ḥussainī al Bukhārī al Qinojī,Fataḥ ul Bayān fī Maqāṣ al Qurān,(Beirūt, Al Maktba al Aṣria lil Ṭabāh wal nashar, Ṣaidā,1412),V:9,P:353

[55] محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم الحلاق القاسمی، محسان التأویل، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۸ھ)، ج:۷، ص:۴۴۴

Muḥammad Jamāl ul deen bin Muḥammad Saeed bin Qāsim al ḥalāq al Qāsimī,Muḥsān ul Tāveel,(Beirūt,Dār ul Kutab al Ilmia,1418),V:7,P:444

[56] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ج:۵، ص:۵۰۴

Muavlānā Muftī Muḥammad Shafī,Muārif ul Qurān, V:5,P:504

[57] علامہ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، ج:۸، ص:۲۷۵

Allāma Ghulam Rasool Saeedī,Tibyān ul Qurān,V:8,P:275

[58] سیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر، تفسیر در منثور، (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، س،ن)، ج:۵، ص:۲۲۶

Sayaūṭī,Jalāl ul deen Abdulreḥman bin abī Bakar,Tafseer Dur e Manthor,(Lahore,Ziā ul Qurān Publicaishans, N Y),V:5,p:226

"یشھدون کے دو معنی ہیں حاضر ہونا، اور گواہی دینا پہلا معنی لیا جائے تو آیت کا مطلب ہو گا کسی باطل سر گرمی میں شریک نہیں ہوتے۔ایسی محفلیں جو لہو ولعب کے لیے منعقد ہوں ایسے اجتماعات جہاں غلط نظریات کا پرچار ہو وہاں شریک نہیں ہوتے، دوسرا معنی لیا جائے تو آیت کا مطلب ہو گا وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔"[59]

خلاصۂ کلام:

سورۂ الفرقان کی مذکورہ آیت کے تحت مذکورہ بالا تفاسیر میں متقدمین اور متاخرین مفسرین کی آراء کو پیش کیا گیا ہے۔ان کے مطابق مذکورہ آیت میں "الزور" سے مراد ناچ گانے کی مجلسیں، گانے گانا، لہو ولعب اور جھوٹی گواہی لیا گیا ہے۔ نیز ایسی مجلسیں جہاں غلط نظریات کا پرچار کیا جائے اور ایسی محفلیں جو لہو ولعب کے لیے منعقد ہوں وہ بھی اس میں شامل ہیں۔

علاوہ ازیں مشرکین کی عیدیں اور میلے ٹھیلے بھی اس میں شامل ہیں کیونکہ مشرکین کی عیدوں کے مواقع پر اور ان کے میلے ٹھیلے میں بالخصوص ناچنے گانے والیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور محافل موسیقی منعقد کی جاتی ہیں۔

واضح رہے کہ مذکورہ بالا تفاسیر میں ایسی محافل کے ناجائز ہونے کا ذکر کیا ہے جس میں ناچ گانا لہو ولعب، جھوٹی گواہی اور غلط نظریات کے پرچار ہوں، ایسی محافل جس میں مبازرت کے اشعار، شجاعت کے اشعار اور کسی بزرگ شخصیت کی تعریف میں منقبت، رسول اکرم ﷺ کی نعت اور حمد کو ترنم سے پڑھا جائے اور صوفیائے کرام کے مجالس اللہ تعالی کی حمد، نعتِ مصطفی ﷺ اور اولیائے کرام کے اوصاف و کرامات کا ذکر ترنم سے کیا جاتا ہے جس کو محفل سماع کہتے ہیں، کے عدم جواز کا کہیں ذکر نہیں کیا۔

لھو الحدیث سے مراد:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖ﴾[60]

(اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بیہودہ کلام خریدتے ہیں تاکہ بغیر سوچ سمجھ کے لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکادیں۔)

تفسیر:

"تفسیر مجاہد" میں ہے:

---

[59] پیر کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، ج:۳، ص:۳۷۷

Peer Karam Shāh Al Azhrī,Zia ul Qurān,V:3,P:377

[60] القرآن، سورۃ الفرقان ۳۱: ۶

Al Qurān, Sorat Al Furqān ,31:6

''أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نا إِبْرَاهِيمُ، نا آدَمُ، نا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، فِي قَوْلِهِ: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ} [لقمان: 6] قَالَ: «هُوَ اشْتِرَاءُ الْمُغَنِّي وَالْمُغَنِّيَةِ بِالْمَالِ الْكَثِيرِ، وَالِاسْتِمَاعُ إِلَيْهِمْ، وَإِلَى مِثْلِهِ مِنَ الْبَاطِلِ»''[61]

''حضرت عبدالرحمٰن نے ہمیں خبر دی (فرماتے ہیں) حضرت ابراہیم نے ہمیں خبر دی (فرمایا) حضرت آدم نے ہمیں خبر دی (فرمایا) حضرت ورقاء نے ہمیں بیان کیا ہے کہ حضرت ابن ابی نجیح سے روایت کی ہے، انھوں نے حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ''وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ'' کی تفسیر میں روایت ہے فرماتے ہیں: یہ گانا گانے والے، گانا گانے والی کو کثیر مال کے ساتھ خریدنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا اور اس کی مثل باطل کی طرف ہے۔''

''جامع البيان'' میں ہے:

''عن أبي أُمامة، قال: قال رسول الله ﷺ: "لا يحِلُّ بَيْعُ المغَنِّيَاتِ، وَلا شِرَاؤُهُنَّ، وَلا التِّجارَةُ فِيهِنَّ، وَلا أَثْمَانُهُنَّ، وفيهنّ نزلت هذه الآية: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ)''[62]

''حضرت ابوامامہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گانے والیوں کی خرید وفروخت حلال نہیں ہے اور نہ ان میں تجارت اور نہ ان کی قیمت حلال ہے اور اس میں یہ آیتِ کریمہ ''وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ'' نازل ہوئی۔''

'''''' میں ہے:

''عن ابن عباس رضي الله عنهما (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ) قال: هو الغناء وأشباهه.''''سیدنا ابن عباس سے روایت ہے: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ) (کی تفسیر میں فرمایا) یہ غناء اور اس کے مشابہ ہے۔''

تفسیر القران میں ہے:

''عن عطاء الخراساني ﷺ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ) قال: الغناء والباطل.''''حضرت عطاء خراسانی سے روایت ہے (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ غناء اور باطل ہے۔''

''تفسير القرآن'' میں ہے:

---

[61] أبو الحجاج مجاهد بن جبر التابعي المكي القرشي المخزومي، تفسير مجاهد، (مصر، دار الفكر الإسلامي الحديثة، ۱۴۱۰ه)، ج: ۱، ص: ۵۴۱

Abū al Hajāj Mujāhid bin jabar al Tabi al Qarshī al Makhzomī,Tafseer Mujāhid,(Misar,Dār ul Fikar al Islamī al Hadīthah,1410),V:1,P:541

[62] أحمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري، جامع البيان في تأويل القرآن، ج: ۲۰، ص: ۱۲۶

Aḥmad bin Jarīr bin Yazeed bin Katheer bin Ghālib Alāmlī,Abū Jafar al Ṭabrī, Jāme Al Bayān fī Tāveel al Qurān, V:20,P:126

”عن الحسن ﷺ قال: نزلت هذه الآية (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ) في الغناء والمزامير.“[63] ”حضرت حسن سے روایت ہے، فرماتے ہیں یہ آیت (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ) غناء اور مزامیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔“

”تفسير القرآن العزيز“ میں ہے:

”وَقَالَ الْكَلْبِيُّ: نَزَلَتْ فِي النَّضْرِ بْنِ الْحَارِثِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ؛ وَكَانَ رَجُلًا رَاوِيَةً لِأَحَادِيثِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَشْعَارِهِمْ {لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ}“[64]

”علامہ کلبی فرماتے ہیں: یہ آیت بنی عبد الدار سے نضر بن حارث کے متعلق نازل ہوئی جو ایسا شخص تھا جو زمانہ جاہلیت کی گفتگو اور ان کے اشعار روایت کرتا تھا تاکہ بغیر علم کے اس کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرے۔“

اس آیت کی کئی تاویلات ہیں جن میں سے دوسری تاویل یہ ہے:

”الثاني: الغناء، قاله ابن مسعود و ابن عباس و عكرمة و ابن جبير و قتادة.“[65]

”دوسری تاویل (تفسیر) غناء ہے یہ کہنا ہے حضرت ابن مسعود، حضرت عکرمہ، حضرت ابن جبیر اور حضرت قتادہ کا۔“

”و نحو الغناء و تعلم الموسيقار.“[66] ”اور جیسے غنا اور موسیقار کی تعلیم“

”لهو الحديث: الغناء نزلت في قرشي اشترى مغنية.“[67] ”لھو الحدیث یہ غناء ہے جو قرشی کے متعلق نازل ہوئی جس نے گانے والی کو خریدا تھا۔“

---

[63] أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم، (المملكة العربية السعودية، مكتبة نزار مصطفى الباز، ١٤١٩ھ)، ج:٩، ص:٣٠٩٦

Abū Muḥammad Abdulreḥman bin Muḥammad bin Idrees bin al munzar al Tameemī,Tafseer ul Qurān ul Azeem li ibn e abi Ḥatim,(Al Mamlikat ul Arabia al Saūdia,Maktba Nazār Muṣtfa al Bāz,1419),V:9,P:3096

[64] أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن عيسى بن محمد المري، الإلبيري المعروف بابن أبي زمنين المالكي، تفسير القرآن العزيز، (مصر، الفاروق الحديثة، ١٤٢٣ھ)، ج:٣، ص:٣٧٢

Abu Abdullah Muḥammad bin Abdullah bin Īsa bin Muḥammad al Marī,Al Beerī al Maroof bi ibn e abi Zamneen al Mālikī,Tafseer ul Qurān al Azīz,(Miṣar, Al Fārooq al Ḥadīthah,1423)V:3,P:372

[65] أبو الحسن علي بن محمد بن محمد بن حبيب البصري البغدادي، الشهير بالماوردي، تفسير الماوردي، النكت والعيون، (بيروت: دار الكتب العلمية، س ن)، ج:٤، ص:٣٢٨

Abū al Ḥasan Alī bin Muḥammad bin Muḥammad bin Ḥabeeb al Baṣrī al Baghdādī,Al Shaheer bil Māwardī,Tafseer ul Māwardī, Al Nukat wal Uʿyun,(Beirūt,Dār ul Kutab al ilmia,N Y),V:4,P:328

[66] أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشري جار الله، الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، (بيروت، دار الكتاب العربي، ١٤٠٧ھ)، ج:٣، ص:٤٩٠

Abū al Qāsim Meḥmood bin Amar bin Aḥmad,al Zimakhsharī Jār ullah,Al Kishaf an Ḥaqāiq ghavāmid al tanzeel,(Beirūt,Dār ul Kutab al Arabī,1407),V:3,P:490

[67] محمود بن أبي الحسن بن الحسين النيسابوري أبو القاسم، نجم الدين، إيجاز البيان عن معاني القرآن، (بيروت، دار الغرب الإسلامي، ١٤١٥ھ)، ج:٢، ص:٦٥٨

Meḥmood bin abī al Ḥasan bin Ḥussain al Naisāborī Abū al Qāsim,Najam ul deen,Ijāz ul Bayān an Maānī al Qurān,(Beirūt,Dār ul Gharab al Islāmī,1415),V:2,P:258

" وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ قال ابن عباس: نزلة هذه الآية في رجل اشترى جارية مغنية."[68] " وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ (کی تفسیر میں) حضرت ابن عباس کہتے ہیں: یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس نے گانے والی کنیز کو خریدا تھا۔"

" "يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ " شراء المغنيات، أو الغناء "ع"، أو الزمر والطبل أو الباطل، أو الشرك."[69] " "مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَالْحَدِيثِ " گانے والیوں اور غناء کی خرید وفروخت یازمر، طبل یاباطل یاشرک۔"

"لهو الحديث: الغناء في قول ابن مسعود و ابن عباس وغيرهم."[70]

"لهو الحديث: ابن مسعود اور ابن عباس وغیرہ کے قول میں (اس کا معنی) غناء ہے۔"

"ويختار الغناء،والمزامير."[71]

"اور غناء اور مزامیر کا معنی اختیار کیا گیا ہے۔"

امام سیوطی "درِ منثور" میں فرماتے ہیں:

"وَأخرج البُخَارِيّ فِي الْأَدَب الْمُفْرد وَابْن أبي الدُّنْيَا وَابْن جرير وَابْن أبي حَاتِم وَابْن مرْدَوَيْه وَالْبَيْهَقِيّ فِي سنَنه عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} قَالَ: هُوَ الْغناء وأشباهه"[72] "اور امام بخاریؒ نے "الادب المفرد" میں اور ابن ابی الدنیا اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اور امام بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت ابن عباس سے اس آیت: {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} کی تفسیر میں روایت ہے، فرماتے ہیں: یہ غناء اور اس کے مشابہ ہے۔"

---

[68] جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمٰن بن علي بن محمد الجوزي، زاد المسير في علم التفسير، (بيروت، دار الكتب العربي، ۱۴۲۲ھ)، ج:۳، ص:۴۲۹

Jamāl ul deen Abu al farj Abdulreḥman bin Alī bin Muḥammad al Jozī,Zād ul maser fi ilm al tafseer,(Beirūt,Dār ul Kitāb al Arabī,1422),V:3,P:429

[69] أبو محمد عز الدين عبد العزيز بن عبد السلام بن أبي القاسم بن الحسن السلمي الدمشقي، تفسير القرآن (وهو اختصار لتفسير الماوردي)، ج:۲، ص:۵۳۶

Abu Muḥammad Izuldeen Abdulazīz bin Abdulsalām bin abī al Qāsim bin al Ḥasan al Salmī al Dimashqī,Tafseer ul Qurān(wahuwa ikhtiṣār li Tafseer al Māwardī),V:2,P:536

[70] أبو عبد الله محمد بن أحمد القرطبی، الجامع لأحكام القرآن، تفسير القرطبي، (القاهرة، دار الكتب المصرية، ۱۳۸۴ھ)، ج:۱۴، ص:۵۱

Abū Abdullah Muḥammad bin Aḥmad al Qurṭabī,Al Jāme li Aḥkām al Qurān,Tafseer ul Qurṭabī,(Al Qāhira,Dār ul kutab al Miṣria,1384),V:14,P:51

[71] ابو الطیب محمد صدیق خان بن حسن بن علی ابن لطف اللہ الحسینی البخاری، فتح البیان فی مقاصد القرآن، ج:۱۰، ص:۲۷۴

Abū al Ṭayyab Muḥammad Ṣidīque khān bin Ḥasan bin Alī ibn e Luṭaf ullah al Ḥussainī al Bukhārī al ,Fatah ul Bayān fi Maqāṣ al Qurān,V:10,P:274

[72] عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين، السيوطي، الدر المنثور، (بيروت، دار الفكر، س ن)، ج:۶، ص:۵۰۴

Abdulreḥmān bin abī Bakar,Jalāl ul deen Al Sayaūṭī, Al Dur e al Manthor,(Beirūt,Dār ul Fikar, N Y),V:6,P:504

’’ وَأخرج ابْن جرير وَابْن الْمُنْذر وَابْن مرْدَوَيْه عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} قَالَ: هُوَ شِرَاء الْمُغنيَة.‘‘[73]

’’اور ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ نے نقل کیا ہے: حضرت ابن عباس سے اس آیت {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} کی تفسیر میں روایت ہے، فرماتے ہیں: یہ گانے والی کی خرید وفروخت ہے۔‘‘

’’وَأخرج ابْن أبي شيبَة وَابْن أبي الدُّنْيَا وَابْن جرير وَابْن الْمُنْذر وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَالْبَيْهَقِيّ فِي شعب الإِيمَان عَن أبي الصَّهْبَاء قَالَ: سَأَلت عبد الله بن مَسْعُود رَضِي الله تَعَالَى عَنهُ عَن قَوْله تَعَالَى {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} قَالَ: هُوَ – وَالله – الْغناء.‘‘[74]

’’اور ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا، ابن جریر، ابن منذر اور امام حاکم نے اسے نقل کیا ہے اور امام حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابو الصہباء سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد:’’ وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث‘‘ کی تفسیر کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: خدا کی قسم یہ غناء ہے۔‘‘

’’وَأخرج ابْن أبي الدُّنْيَا وَابْن جرير عَن شُعَيْب بن يسَار قَالَ: سَأَلت عِكْرِمَة رَضِي الله عَنهُ عَن {لَهو الحَدِيث} قَالَ: هُوَ الْغناء.‘‘[75]’’اور ابن ابی الدنیا اور ابن جریری نے نقل کیا ہے کہ حضرت شعیب بن یسار سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عکرمہ سے اس آیت: ’’لَھو الحَدِیث‘‘ کی تفسیر کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ غناء ہے۔‘‘

’’وَأخرج الْفرْيَابِيّ وَسَعِيد بن مَنْصُور وَابْن أبي الدُّنْيَا وَابْن جرير وَابْن الْمُنْذر عَن مُجَاهِد رَضِي الله عَنهُ {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} قَالَ: هُوَ الْغناء وكل لعب لَهو.‘‘[76]’’اور امام فریابی، سعید بن مصور، ابن الدنیا، ابن جریر اور ابن منذر نے نقل کیا ہے کہ حضرت مجاہد سے اس آیت {وَمِنَ النَّاسِ مَن یَشْتَرِي لَھوَ الحَدِیث} کی تفسیر میں روایت ہے، فرماتے ہیں: یہ غناء اور ہر لہو ہے۔‘‘

---

[73] عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين، السيوطي، الدر المنثور، ج:۶، ص:۵۰۴-۵۰۵

Abdulreḥmān bin abī Bakar,Jalāl ul deen Al Sayaūṭī, Al Dur e al Manthor, V:6,P:504-505

[74] عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين، السيوطي، الدر المنثور، ج:۶، ص:۵۰۵

Abdulreḥmān bin abī Bakar,Jalāl ul deen Al Sayaūṭī, Al Dur e al Manthor, V:6,P:505

[75] أيضا:۶، ص:۵۰۵

Ibid, V:6,P:505

[76] أيضا:۶، ص:۵۰۵

Ibid, V:6,P:505

"وَأخرج ابْن أبي الدُّنْيَا من طَرِيق حبيب بن أبي ثَابت عَن إِبْرَاهِيم رَضِي الله عَنهُ {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} قَالَ: هُوَ الْغناء وَقَالَ مُجَاهِد رَضِي الله عَنهُ: هُوَ لَهو الحَدِيث."[77] "اور ابن ابی الدنیا حبیب بن ابی ثابت کے طریق سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؒ سے اس آیت {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} کی تفسیر میں روایت ہے، فرماتے ہیں: یہ غناء ہے اور مجاہد کہتے ہیں: یہی لہو الحدیث ہے۔"

" وَأخرج ابْن أبي حَاتِم عَن عَطاء الْخُرَاسَانِي رَضِي الله عَنهُ {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} قَالَ: الْغناء وَالْبَاطِل. وَأخرج ابْن أبي حَاتِم عَن الْحسن رَضِي الله عَنهُ قَالَ: نزلت هَذِه الْآيَة {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} فِي الْغناء والمزامير."[78]

"اور ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے: حضرت عطاء خراسانیؒ سے اس آیت {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} کی تفسیر میں روایت ہے، فرماتے ہیں: یہ غناء اور باطل ہے۔ اور ابن ابی حاتم حضرت حسن ؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: یہ آیت: {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} غناء اور مزامیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔"

"وَأخرج الْحَاكِم فِي الكنى عَن عَطاء الْخُرَاسَانِي رَضِي الله عَنهُ قَالَ: نزلت هَذِه الْآيَة {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} فِي الْغناء وَالْبَاطِل والمزامير."[79]

"اور امام حاکم "الکنی" میں حضرت عطاء خراسانی سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: یہ آیت {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} غناء، باطل اور مزامیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔"

"وَأخرج آدم وَابْن جرير وَالْبَيْهَقِيّ فِي سنَنه عَن مُجَاهِد رَضِي الله عَنهُ فِي قَوْله {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} قَالَ: هُوَ اشتراؤه الْمُغنِي والمغنية بِالْمَالِ الْكثير وَالِاسْتِمَاع إِلَيْهِ."[80] "اور آدم، ابن جریر اور امام بیہقی اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں: حضرت مجاہدؒ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: {وَمن النَّاس من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث} کی تفسیر میں روایت ہے، فرماتے ہیں: یہ گانے والے اور گانے والی کو مال کثیر کے عوض خریدنا اور اس سے لطف اندوز ہونا ہے۔"

"روح المعانی" میں ہے:

---

[77] أیضا: ٦، ص: ٥٠٥

Ibid, V:6,P:505

[78] ایضا،ج: ٦، ص: ٥٠٥

Ibid, V:6,P:505

[79] عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین، السیوطی، الدر المنثور، ج: ٦، ص: ٥٠٧

Abdulreḥmān bin abī Bakar, Jalāl ul deen Al Sayaūṭī, Al Dur e al Manthur, V:6,P:507

[80] أیضا

Ibid, V:6,P:507

’’ولَهْوَ الْحَدِيثِ على ما روي عن الحسن كل ما شغلك عن عبادة الله تعالى وذكره من السمر والأضاحيك والخرافات والغناء ونحوها.‘‘[81] ’’ولَهْوَ الْحَدِيثِ‘‘ پر جو حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے ہر وہ چیز جو تجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل کر دے اور انھوں نے قصہ گوئیاں، ہنسانے والے لطیفے اور ہر طرح کی خرافات، گانا بجانا وغیرہ ذکر کیے ہیں۔‘‘

’’وَحَلَفَ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ الْغِنَاءُ. رَوَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ الْبَكْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى:" وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ" فَقَالَ: الْغِنَاءُ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ الْغِنَاءُ، وَكَذَلِكَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَمَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ وَمَكْحُولٌ. وَرَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ.‘‘[82]

’’اور اس پر حضرت ابن مسعود نے اس ذات کی قسم اُٹھائی ہے جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، آپ نے تین مرتبہ فرمایا یہ غناء ہے۔ اور حضرت سعید بن جبیر حضرت ابو صہباء بکری سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ’’ومن الناس من يشتري لهو الحديث‘‘ کی تفسیر کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: غناء، قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آپ نے یہ جواب تین مرتبہ دیا۔ اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ یہ غناء ہے۔ اور اسی طرح عکرمہ، میمون بن مہران، مکحول نے کہا ہے: حضرت شعبہ، حضرت سفیان سے روایت ہے کہ حضرت حکم اور حضرت حماد حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: غناء دل میں نفاق کو اگاتا ہے۔‘‘

’’عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ مَاتَ وَعِنْدَهُ جَارِيَةٌ مُغَنِّيَةٌ فَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِ). وَلِهَذِهِ الْآثَارِ وَغَيْرِهَا قَالَ الْعُلَمَاءُ بِتَحْرِيمِ الْغِنَاءِ.‘‘[83]

---

[81] شہاب الدین محمود بن عبداللہ الحسینی الآلوسی، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ)، ج: ۱۱، ص: ۶۶

Shahāb ul deen Meḥmood bin Abdullah al Ḥussainī al Alausi,Rooh ul Mānī fī Tafseer al Qurān al Azeem wal Saba al Mathānī,(Beirūt,Dār ul Kutab al ilmia,1415),V:11,P:66

[82] ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ، الجامع لاحکام القرآن، تفسیر القرطبیؒ، (القاھرۃ، دار الکتب المصریۃ، ۱۳۸۴ھ)، ج: ۱۴، ص: ۵۲

Abū Abdullah Muḥammad bin Aḥmad bin abī Bakar bin Farakh al Anṣārī al Khajrajī Shams ul deen al Qurṭabī,Al Jāme li Ahkām al Qurān,Tafseer ul Qurṭabī,(Al Qāhira,Dār ul kutab al Miṣria,1384),V:14,P:52

[83] ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ، الجامع لاحکام القرآن، تفسیر القرطبیؒ، ج: ۱۴، ص: ۵۴

Abū Abdullah Muḥammad bin Aḥmad bin abī Bakar bin Farakh al Anṣārī al Khajrajī Shams ul deen al Qurtabī,Al Jāme li Aḥkām al Qurān,Tafseer ul Qurtabī,V:14,P:54

''سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں مر گیا کہ اس کے پاس گانے والی لونڈی تھی اس پر نمازِ جنازہ نہ پڑھو۔ اور انھی آثار وغیرہ سے لعماء نے اس کی تحریک کا کہا ہے۔''

غناء، آلاتِ غناء کے شرعی حکم کے سلسلہ میں سورۂ لقمان کی آیت نمبر ۴ کا ترجمہ اور متقدمین کی تفسیری آراء پیش کی گئی ہیں اور اب متاخرین مفسرین کی تفسیری آراء پیشِ خدمت ہیں۔

ابوالحسنات سید محمود احمد قادری اپنی ''تفسیر حسنات'' میں لکھتے ہیں:

''اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک قریشی گانے والی لونڈی خرید کر لاتا اور انھیں گانے پر رکھتا یا نضر بن حارث سے متعلق ہے جو گانے والی لونڈیوں کے ذریعے اسلام کی طرف مائل ہونے والوں کو گمراہ کرتا ہے۔''[84]

علامہ غلام رسول سعیدی تفسیر ''تبیان القرآن'' میں رقمطراز ہیں:

''علامہ ثعلبی کا قول ہے کہ جو شخص گانا گاتے وقت اپنی آواز کو بلند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دو شیطان بھیج دیتا ہے۔ ایک اس کے کندھے پر بیٹھ جاتا ہے اور دوسرا اس کے دوسرے کندھے پر بیٹھ جاتا ہے اور جب تک وہ گانا گاتا رہتا ہے شیطان اس کو لاتوں سے مارتے رہتے ہیں۔''[85]

ابوالبرکات عبداللہ ''مدارک التنزیل'' میں لکھتے ہیں:

''لہو ہر اس باطل چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو مشغول کر کے حق سے روک دے۔ اور لہو سے مراد رات کو سنائے جانے والی جھوٹی کہانیاں ہیں اور غناء سے مراد ایک قول یہ ہے کہ غناء دل کو خراب کرتا ہے اور مال کو ختم کرتا ہے اور رب کو ناراض کرتا ہے۔''[86]

تفسیر ''روح البیان'' میں علامہ اسماعیل حقی سورۂ لقمان کی آیت نمبر ۶ کے تحت فرماتے ہیں:

''اس آیت میں ہر وہ شخص داخل ہے جو لہو و لعب کو مزامیر اور معازف کو قرآن مجید کے مقابلے میں ترجیح دے۔ اور ذمیوں کو مزامیر اور طنابیر کی بیع سے روکا جائے گا اور غناء کے اظہار سے بھی روکا جائے گا اور جن احادیث میں عید کے ایام میں غناء کی

---

[84] ابوالحسنات، سید محمد احمد قادری، تفسیر حسنات، ج:۵، ص:۱۱۹

Abū Al Ḥasanāt,Sayed Muḥammad Aḥmad Qādrī, Tafseer Ḥasanāt,V:5,P:119

[85] علامہ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، ج:۹، ص:۲۲۰

Allāma Ghulam Rasool Saeedī,Tibyān ul Qurān,V:9,P:220

[86] ابوالبرکات علامہ عبداللہ بن احمد بن محمود، مدارک التنزیل، (پشاور، دار الکتب العربیہ، س،ن)، ج:۳، ص:۴۶

Abū al Barkāt Allama Abdullah bin Aḥmad bin Meḥmood,Madārik ul Tanzeel,(Pashāwar,Dār ul Kutab al Arabia, N Y),V:3,P:46

رخصت ہے وہ متروک ہے اور اس زمانے میں اس پر عمل نہیں کیا جائے گا اس لیے کے عید کے دن معازف چلانا مستحب ہے۔"[87]

علامہ اسماعیل حقیؒ کا یہ نقل کرنا قرینِ قیاس نہیں ہے کیونکہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ بغیر کسی دلیل کے احادیث کو منسوخ قرار دے دے۔تاہم ان احادیث جو عیدین اور نکاح وغیرہ کے مواقع پر غناء کی رخصت پر ہیں اور وہ احادیث کو غناء کی ممانعت پر ہیں ان میں تطبیق کی جائے گی۔اور اس میں تطبیق یوں ہوگی کہ ہر وہ غناء جو لہو ولعب کا سبب ہو اور ذکر الٰہی سے روکنے کا سبب ہو اس کی ممانعت ہے اور ایسا غناء جو حمد و نعت اور اولیاء کاملیان کے اوصاف اور شجاعت اور مبازرت کے اشعار پر مشتمل ہو عیدین اور نکاح وغیرہ کے مواقع پر اس کی اجازت ہوگی۔

صاحب "معارف القرآن" "كشف الغناء من وصف الغناء" اور "السعي الحثيث في تفسير لهو الحديث" میں نقل کرتے ہیں: "پہلی بات قابل نظر ہے کہ قرآن کریم نے جتنے مواقع میں لہو ولعب کا ذکر کیا ہے وہ مذمت اور بُرائی کے ہی مواقع ہیں جن کا ادنی درجہ کراہت ہے۔ آیتِ مذکورہ میں لہو کی مذمت بالکل واضح ہے۔

"مستدرک حاکم" کتاب الجہاد میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا لہو باطل ہے مگر تین چیزیں ایک تم تیر کمان سے کھیلو، دوسرے اپنے گھوڑے کو سدھارنے کے لیے، تیسرے اپنی بیوی کے ساتھ۔"

امام حاکم نے اس حدیث کو امام مسلمؒ کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔جب کہ امام ذہبی نے اس کی سند کے متصل السند ہونے کو تسلیم نہیں کیا بلکہ اس کو حدیث مرسل گردانا ہے۔

اس حدیث میں ہر لہو کو باطل قرار دیا ہے جب کہ تین چیزوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔اور وہ تینوں چیزیں حقیقت میں لہو میں داخل نہیں ہیں۔یوں جس چیز میں کوئی دنیاوی فائدہ نہ ہو وہ لہو ہے جب کہ ان تینوں چیزوں میں دنیاوی فوائد ہیں۔

تیر اندازی اور گھوڑے کو سدھارنا جہاد کی تیاری میں داخل ہے۔اور بیوی کے ساتھ ملاعبت توالد وتناسل کے مقصد کی تکمیل ہے۔انھیں صرف ظاہری اعتبار سے لہو کہہ دیا گیا ہے۔ حقیقت میں یہ لہو میں داخل نہیں ہیں۔اسی طرح ان تینوں چیزوں کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے کام ہیں جن میں دینی ودنیاوی فائدے ہیں اور صورت کے اعتبار سے وہ لہو سمجھے جاتے ہیں، ان کو بھی دوسری روایات حدیث میں جائز بلکہ بعض کو مستحسن کہا گیا ہے۔

خلاصہ یہی ہے کہ جو کام حقیقتاً لہو ہوں یعنی جن میں نہ کوئی دینی فائدہ ہو اور نہ دنیاوی وہ سب کے سب مذموم ومکروہ ضرور ہیں پھر بھی ان میں تفصیل ہے ان میں سے بعض کفر کی حد تک پہنچ جاتے ہیں بعض حرام صریح ہیں اور بعض کم سے کم درجے مکروہ تنزیہی میں ہیں۔"[88]

---

[87] اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، (کوئٹہ، مکتبہ اسلامیہ، س،ن)

Ismāeel Ḥaqī,Tafseer Rooh ul Bayān,(Kaūta,Maktba Islāmia, N Y)

اور جن کھیلوں کو احادیث میں مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ حقیقت میں لہو میں داخل نہیں۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں حضرت عقبہ کی روایت ہے:

((لَيْسَ اللَّهْوُ إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ: تَأْدِيبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتِهِ امْرَأَتَهُ، وَرَمْيِهِ بِقَوْسِهِ))[89]

اور اس کے مختلف درجے ہیں: جو کھیل دین سے گمراہی یا دوسروں کو گمراہ کرنے کا سبب ہو وہ کفر ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت میں ہے۔ اس میں اس کا کفر وضلال ہونا بیان فرمایا گیا ہے۔ اس کی سزا عذاب مہین ہے جو کفار کی سزا ہے کیونکہ یہ آیت نضر بن حارث کے متعلق اُتری ہے جو لہو کو دین اسلام کے خلاف لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے استعمال کرتا تھا۔ اس لیے یہ لہو حرام ہونے کے ساتھ ساتھ کفر تک پہنچ گیا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی لہو اسلامی عقائد سے گمراہ کرے کے لیے استعمال نہیں ہوتا مگر وہ لہو انھیں کسی حرام اور معصیت کے کام میں مبتلا کر دیتا ہے وہ کفر کے درجہ پر تو نہیں مگر حرام اور سخت گناہ ہے جیسا کہ قمار وغیرہ۔

فحش اور فضول ناول یا فحش اشتہار اور اہل باطل کی کتب دیکھنا ناجائز ہے۔

اس زمانے میں بہت سے نوجوان فحش ناول یا جرائم پیشہ افراد کے حالات پر مشتمل قصے یا فحش اشعار پڑھنے کے عادی ہیں وہ سب چیزیں اسی قسم کے لہو میں داخل ہیں۔ اسی طرح گمراہ اہل باطل کے خیالات کا مطالعہ بھی عوام الناس کے لیے گمراہی کا سبب ہے اور یہ ناجائز ہے ہاں، راسخ فی العلم علماء ان کے جواب کے لیے دیکھیں تو جائز ہے۔

غناء اور مزامیر کے احکام:

مذکورہ بالا آیت میں چند صحابہ کرام نے لہو الحدیث کی تفسیر گانے بجانے سے کی ہے اور دوسرے حضرات نے اگرچہ تفسیر عام قرار دی ہے ہر ایسے کھیل کو جو اللہ سے غافل کر دے لہو الحدیث فرمایا ہے مگر ان کے نزدیک گانا بجانا بھی اس میں داخل ہے۔ اور قرآن مجید کی ایک آیت ﴿لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ میں امام ابو حنیفہؒ نے مجاہد اور محمد بن حنفیہ نے ''زور'' کی تفسیر گانے بجانے سے کی ہے۔

مزامیر کے بغیر مفید اشعار کا پڑھنا:

---

[88] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ج:۷، ص:۲۲

Muftī Muḥammad Shafī , Muārif ul Qurān ,V:7,P:22

[89] ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی، المجتبیٰ من السنن، السنن الصغریٰ للنسائی، (حلب، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، ۱۴۰۶ھ)، ج:۶، ص:۲۲۲، رقم الحدیث:۳۵۷۸

Abū Abdul raḥmān Aḥmad bin Shoaib bin Alī al khurāsānī , Al Nisāī , Al mujtaba min Al sunan,Al sunan al ṣughra lil Nisāī , (Halab ,Maktba Al Maṭbuāt al islāmia ,1406)),V :6,P:222, Raqam ul Ḥadīth :3578

جو گانا اجنبی عورت کا ہو یا اس کے ساتھ طلبہ، سارنگی وغیرہ مزامیر ہوں وہ حرام ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیاتِ قرآنیہ سے ثابت ہے۔ اگر محض خوش آوازی کے ساتھ کچھ اشعار پڑھے جائیں اور پڑھنے والی عورت یا امردنہ ہو اور اشعار کے مضامین بھی فحش اور کسی دوسرے گناہ پر مشتمل نہ ہوں تو جائز ہے۔

بعض صوفیاء سے جو غناء کا سماع منقول ہے وہ اسی قسم کے جائز غناء پر محمول ہے کیونکہ ان کا اتباع شریعت اور اطاعت رسول آفتاب کی طرح یقینی ہے۔ ان سے ایسے گناہ کا ارتکاب کیسے ممکن ہے۔ محققین صوفیاء کرام نے خود اس کی تصریح فرمادی ہے۔[90]

مندرجہ بالا آیات سے یہ واضح ہو گیا کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ممانعت ثابت ہے ان کا قرب بھی ممنوع ہے اور جس چیز میں بظاہر یا پوشیدہ بے حیائی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے قرب سے بھی منع فرمایا ہے، اسی لیے ریڈیو، ٹی وی سے جو بکثرت موسیقی پر مشتمل مخرب اخلاق پروگرام نشر کیے جاتے ہیں اس پہلو سے ان کا ممنوع ہونا اور پوشیدہ بے حیائی ہونا بالکل ظاہر ہے اور جائز پروگراموں کے حیلہ سے ان کے قریب جانا حکمِ الٰہی کی مخالفت ہے۔

سماع کی شرعی حیثیت قرآن کریم کی روشنی میں:

﴿اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۰۷۰﴾[91]

(تم اور تمھارے ساتھ جڑے رہنے والے (سب) جنت میں داخل ہو جاؤ (جنت کی نعمتوں، راحتوں اور لذتوں کے ساتھ) تمھاری تکریم کی جائے گی۔)

علامہ قشیریؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"و يقال: تُحْبَرُونَ من لذه السماع."[92] "اور کہا گیا ہے: "تُحبَرونَ" سماع کی لذت سے ہے۔"

ابو محمد عزالدین عبدالعزیز لکھتے ہیں:

"تُحبَرونَ" تکرمون "ع"، أو تفرحون، أو تنعمون، أو تسرون، أو تعجبون، أو التلذذ بالسماع."[93] " "تُحْبَرُونَ" یہ عزت دیے جائیں گے یا خوش کیے جائیں گے یا نعمتیں دیے جائیں گے یا خوش کیے جائیں گے یا پسندیدہ کیے جائیں گے یا سماع سے لذت دیے جائیں گے۔"

---

[90] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ج:۷، ص:۳۶

Muftī Muḥammad Shafī, Muārif ul Qurān ,V:7,P:36

[91] القرآن، سورۃ الزخرف ۴۳: ۷۰

Al Qurān, Sorat ul Zukhraf,43:70

[92] عبدالکریم بن ھوازن بن عبدالملک القشیری، لطائف الاشارات، تفسیر القشیری، (مصر، الھیئة المصریة العامة للکتاب، س،ن)، ج:۳، ص:۳۷۴

Abdul kareem bin Havāzin bin Abdul Malik al Qushairī,Laṭāif ul Ishārāt,Tafseer ul Qushairī,(Miṣar,Al Hait ul āmat lil Kitāb, N Y),V:3,P:374

مذکورہ بالا تفاسیر سے واضح ہے کہ جنت میں داخل ہونے والے سماع سے لذت دیے جائیں گے، تو ہر سماع ناجائز نہیں ہے اہل جنت کو بھی سماع سے لذت دی جائے گی اور صوفیاء کرام کی ایک جماعت دنیا میں سماع کی محافل کا انعقاد کرتی ہے جس سے وہ لذت محسوس کرتے ہیں اور وہ لذت خواہشاتِ نفسانی کی نہیں بلکہ ایمان کی پختگی اور تازگی کی ہوتی ہے۔

خلاصہ بحث:

اس بحث میں غناء (سماع) کے متعلق کل چھ آیات پیش کی گئی ہیں۔ جس کے ساتھ ساتھ متقدمین اور متاخرین کی بعض تفاسیر کی روشنی میں مفسرین کی آراء بھی پیش کی گئی ہیں۔ پہلی چار آیات (۱) سورۃ النجم کی آیت نمبر ٦، (۲) سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر (٦٤)، (۳) سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۷۲ اور (۴) سورۃ لقمان کی آیت نمبر ٦ کی تفسیر میں متقدمین و متاخرین مفسرین کرام نے غناء کی کراہت کا ذکر کیا ہے تاہم ایسا غنا جو لہو و لعب اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دوری کا اور گناہ و معصیت کا سبب ہو اور سماع جو صوفیائے کرام میں مروج ہے اس کے متعلق کوئی عدم جواز کا قول ذکر نہیں کیا۔ آخری دو آیات (۱) سورۃ الزخرف کی آیت نمبر ۷۰ اور (۲) سورۃ الروم کی آیت نمبر ۱۵ میں غناء کے جواز کی دلیل بیان کی گئی ہے کیونکہ حبر کا معنی نغمہ، اچھا، راگ، اور جنتیوں کا سماع۔ لیکن یہ بات ذہن نشین ہونا چاہیے مذکورہ بالا تمام آیات کو اگر اکٹھا کر کے دیکھا جائے تو یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے: 1- وہ غنا جو لہو و لعب پر مشتمل ہو، جو اللہ تعالیٰ سے ذکر سے غافل کر دے وہ ناجائز ہے۔ 2- وہ غنا جو عمدہ اشعار، نصیحت آموز اشعار، حمدیہ اور نعتیہ اشعار پر مشتمل ہو وہ جائز ہے نیز صوفیائے کرام کا سماع یہ بھی جائز ہے بشرطیکہ اس میں کسی قسم کا غیر شرعی کام نہ ہو۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

[93] ابو محمد عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی، تفسیر القرآن (وھو اختصار لتفسیر الماوردی)، ج: ۳، ص: ۱٦۲

Abū Muḥammad Izuldeen Abdulazīz bin Abdulsalām bin abī al Qāsim bin al Ḥasan al Salmī al Dimashqī,Tafseer ul Qurān(wahuwa ikhtiṣār li Tafseer al Māwardī),V:3,P:162